INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق

The Echo of Truth

Episode: 3

مقتل سے کوفہ تک
ایک مومن گھرانے کی بے کسی اور جلال

/INSIGHTOFQURAN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق

THE ECHO OF TRUTH

Epi: 3

منظر کا تصور کیجیے اور اپنے تڑپتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھیے۔

یہ وہ پاکیزہ بیٹیاں تھیں جن کے پردے کی حفاظت کے لیے کائنات کے سب سے باحیا باپ، حضرت علیؑ، انہیں رات کی تنہائی میں رسولِ خدا ﷺ کے روضۂ مبارک پر لے جاتے تھے، تاکہ کسی نامحرم کی نظر ان کے سائے پر بھی نہ پڑ سکے۔

آہ! آج وہی پاک بیٹیاں، مائیں اور معصوم بچے دمشق کے بھرے بازاروں میں کھڑے تھے۔

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 3

ہاتھوں میں اسیری کی سنگ دل زنجیریں تھیں، نیزوں پر ان کے پیاروں کے کٹے ہوئے سر بلند تھے اور سامنے تماشائیوں کا ایک بے رحم ہجوم موجود تھا۔
چادر نہ ہونے کے باعث شیر خدا کی لاڈلی بیٹی، سیدہ زینبؑ، اپنے پاکیزہ چہرے کو اپنے بالوں سے چھپانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

صدیاں گزر گئیں، مگر کائنات کا سینہ آج بھی شام کے اس بے رحم بازار کا تصور کر کے خون کے آنسو روتا ہے۔

جب یہ لٹا ہوا، زخمی اور پیاسا کاروان دمشق کی حدود میں داخل ہوا تو یزید کے حکم پر پورے شہر کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔

INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 3

لوگ نئے اور قیمتی لباس پہنے ہوئے تھے۔ باجے بج رہے تھے، ڈھول پیٹے جا رہے تھے اور فتح کا جشن منایا جارہا تھا، کیونکہ عوام کو یہ جھوٹ بتایا گیا تھا کہ معاذ اللہ حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والوں کو شکست دے دی گئی ہے۔ مگر حقیقت یہ تھی کہ جنہیں باغی کہہ کر پیش کیا جارہا تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کا اپنا مظلوم گھرانہ تھا۔

اللہ اللہ! اس سے زیادہ دردناک منظر اور کیا ہو گا کہ بعض سنگ دل لوگ چھتوں سے اسیرانِ اہلِ بیتؑ پر پتھر اور جلتی ہوئی لکڑیاں پھینک رہے تھے۔ جب جلتی ہوئی چنگاریاں امام زین العابدینؑ کے سرِ مبارک اور عمامے پر گریں تو آپؑ کے ہاتھ بھی آزاد نہ تھے کہ انہیں ہٹا سکتے، کیونکہ آپؑ کے پاک ہاتھ گردن کے ساتھ لوہے کی تپتی ہوئی زنجیر سے جکڑے ہوئے تھے۔

معصوم بچے خوف سے بلک رہے تھے اور اپنی ماؤں کی آغوش میں منہ چھپا رہے تھے، مگر دمشق کی ان گلیوں میں بظاہر کوئی ایسا دل موجود نہ تھا جس میں رحم کی کوئی رمق باقی ہو۔

(بحوالہ: مقتل الحسینؑ، الخوارزمی)

شام کے بازاروں میں اس دل خراش تذلیل کے بعد اسیرانِ اہلِ بیتؑ کو یزید کے شاہی دربار میں پیش کیا گیا۔

یزید سونے کے تخت پر تاج پہنے بیٹھا تھا۔ اس کے ارد گرد مختلف علاقوں کے سفیر، رومی عہدیدار، درباری اور مغرور وزیر باادب کھڑے تھے۔

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق

THE ECHO OF TRUTH

Epi: 3

دربار کا سب سے زیادہ کلیجہ چیر دینے والا منظر وہ تھا جب یزید کے سامنے ایک سنہری طشت میں امام حسینؑ کا سرِ انور رکھا گیا؛ وہی مبارک چہرہ جسے رسول اللہ ﷺ محبت سے چوما کرتے تھے۔

یزید اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی سے سید الشہداءؑ کے مبارک لبوں اور دانتوں کو چھو کر اپنی ظاہری فتح کا جشن منا رہا تھا۔

یہ دل خراش منظر دیکھ کر دربار میں موجود ضعیف صحابیِ رسول ﷺ، حضرت زید بن ارقمؓ، تڑپ اٹھے اور روتے ہوئے پکارے:

"اے یزید! اپنی چھڑی ان مبارک لبوں سے ہٹا لے! خدا کی قسم، میں نے اپنی آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کو ان لبوں کو چومتے ہوئے دیکھا ہے۔"

یہ کہہ کر وہ زار و قطار روتے ہوئے دربار سے باہر نکل گئے۔

(بحوالہ: تاریخ طبری)

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
The Echo of Truth
Epi: 3

جب یزید نے رسول اللہ ﷺ کی آل کی مظلومیت کا مذاق اڑانا چاہا تو شیر خدا کی بیٹی، سیدہ زینبؑ، اپنے تمام مصائب، زخموں اور چادر چھن جانے کے غم کے باوجود پورے جلال اور وقار کے ساتھ کھڑی ہو گئیں۔

آپؑ نے یزید کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایسا خطبہ دیا کہ بھرے دربار میں اس کی ظاہری فتح شکست میں بدل گئی۔

آپؑ نے فرمایا:

"اے یزید! کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ تو نے ہم پر زمین و آسمان کے راستے بند کر دیے، ہمیں قیدی بنا کر شہر شہر پھرایا اور اس طرح ہم اللہ کی بارگاہ میں ذلیل اور تو معزز ہو گیا؟"

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
The Echo of Truth
Epi: 3

"کیا تو اپنی اس عارضی اور ظاہری فتح پر پھولا نہیں سمارہا؟ ذرا ٹھہر! کیا تو اللہ کا یہ فرمان بھول گیا کہ کافر یہ نہ سمجھیں کہ ہم انہیں جو مہلت دے رہے ہیں، وہ ان کے لیے بہتر ہے۔ ہم تو انہیں اس لیے مہلت دیتے ہیں کہ وہ اپنے گناہوں میں اضافہ کرلیں، اور ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔"

پھر سیدہ زینب ؑ نے وہ تاریخی الفاظ ارشاد فرمائے جو ہر دور کی یزیدیت کے چہرے پر ایک دائمی طمانچہ ہیں:

"اے یزید! تو جتنا چاہے مکر و فریب کرلے، اپنی پوری طاقت استعمال کرلے اور جو کوشش کرسکتا ہے کرلے۔ خدا کی قسم! تو نہ ہماری یاد کو لوگوں کے دلوں سے مٹا سکتا ہے اور نہ ہماری وحی کو ختم کرسکتا ہے۔ تیری رائے کمزور ہے، تیرے دن گنتی کے ہیں اور تیرا لشکر ایک دن بکھر جائے گا۔"

(بحوالہ: مقتل الحسینؑ، الخوارزمی)

علیؑ کی بیٹی کے اس جلال، استقامت اور بے خوف لہجے نے یزید کے دربار میں ایسا سکوت طاری کر دیا کہ تماشا دیکھنے کے لیے آئے ہوئے سفیروں اور درباریوں کے سر شرمندگی سے جھک گئے۔
جو دربار یزید کی فتح کا اعلان کرنے کے لیے سجایا گیا تھا، وہیں اس کا جھوٹا غرور خاک میں مل گیا۔ تخت بظاہر یزید کے پاس تھا، مگر اخلاقی اور روحانی فتح زینبؑ کے قدموں میں تھی۔

میرا اور آپ کا دل دربارِ شام کی اس مظلومیت کو محسوس کر کے رو پڑتا ہے، مگر ذرا ٹھہر کر اپنے دل سے ایک سوال کیجیے:

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
The Echo of Truth

Epi: 3

جب ہم اپنی زندگی میں کسی معمولی آزمائش سے گزرتے ہیں، حالات تھوڑے سے خراب ہو جاتے ہیں یا کوئی طاقتور شخص ہمارے مقابل کھڑا ہوتا ہے تو ہم اپنے اصول کیوں بدل لیتے ہیں؟

ہم ہمت کیوں ہار جاتے ہیں؟

ہم حق پر قائم رہنے کے بجائے حالات کے سامنے گھٹنے کیوں ٹیک دیتے ہیں؟

سیدہ زینبؑ کے عزم، ایمان اور حوصلے کو اپنے دل میں اتاریے۔

چادر چھن چکی تھی۔

اپنا پورا گھرانہ آنکھوں کے سامنے شہید ہوتا دیکھ چکی تھیں۔

پیاسے اور خوف زدہ بچوں کی سسکیاں ساتھ تھیں۔

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 3

مگر وہ کسی محفوظ کمرے میں نہیں، بلکہ اپنے وقت کی سب سے بڑی ظاہری طاقت کے دربار میں، اس کے تخت کے سامنے کھڑی ہو کر اسے للکار رہی تھیں۔

یہ ہے سچا ایمان۔ یہ ہے اللہ پر کامل توکل۔
یہ ہے وہ یقین جو انسان کو شدید ترین مصیبت میں بھی ٹوٹنے نہیں دیتا۔

زندگی کی چھوٹی چھوٹی آزمائشوں سے خوف زدہ ہونا چھوڑ دیجیے۔ اپنے اندر زینبی جرأت، حسینی استقامت اور اہلِ بیتؑ کا وقار پیدا کیجیے۔
سامنے کھڑا باطل کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو،
اگر آپ حق پر ثابت قدم رہیں تو آپ کے ایمان کا نور اسے اس کے اپنے ہی دربار میں بے نقاب اور شکست خوردہ کر سکتا ہے۔